

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 17 اکتوبر 1958

میسرز دھندھنیا کیڈیا اینڈ کمپنی۔

بنام

دی کمشنر آف انکم ٹیکس

(وینکٹارام امر، پی بی گھیندر گڈ کر اور اے کے سرکار، جسٹس صاحبان)

انکم ٹیکس ڈیویڈنڈ، پچھلے سالوں کے جمع شدہ منافع کی تقسیم پر ٹیکس۔ "پچھلے سال"، یعنی انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (XI سال 1922)، دفعات 2(6A)(c) اور 2(11)۔

اپیل کنندہ، جو کبھی آزاد ریاست ادے پور کا رہائشی تھا، اس ریاست میں تصدیق شدہ کمپنی میواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ میں 266 حصص رکھتا تھا۔ ریاست ادے پور میں آمدنی پر ٹیکس لگانے کا کوئی قانون نہیں تھا اور یکم اپریل 1950 کو پہلی بار راجستھان کے باشندے، جس میں ریاست ضم ہوئی تھی، اس طرح کا ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار بن گئے۔ 18 جنوری 1950 کو کمپنی پر سماپن میں چلی گئی اور 22 اپریل 1950 کو لیکویڈیٹر نے اثاثوں کا ایک حصہ حصص داروں میں تقسیم کیا، اپیل کنندہ کو 26,000 روپے کی رقم موصول ہوئی۔ یہ رقم کمپنی کے غیر منقسم منافع کی نمائندگی کرتی ہے جو پر سماپن سے پہلے چھ اکاؤنٹنگ سالوں کے دوران جمع ہوا تھا۔ انکم ٹیکس حکام نے اس رقم کو تخمینہ کاری سال 1951-52 کے لیے اپیل کنندہ کی قابل ٹیکس آمدنی میں شامل کیا جس میں کہا گیا تھا کہ یہ دفعہ 2(6A)(c) کے تحت بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2(6A)(c) میں بیان کردہ ڈیویڈنڈ ہے۔ پر سماپن کی تاریخ سے پہلے "چھ پچھلے سالوں" کے دوران پیدا ہونے والے جمع شدہ منافع کی تقسیم ڈیویڈنڈ ہوگی۔ دفعہ 2(11) میں "پچھلے سال" کی تعریف اس سال سے کی گئی ہے جو تخمینہ کاری کے سال سے پہلے کا تھا۔ اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ دفعہ 2(6A)(c) میں "پچھلے سالوں" کو دفعہ 2(11) کی روشنی میں پڑھا جانا چاہیے اور جیسا کہ موجودہ معاملے میں یکم اپریل 1950 سے پہلے ٹیکس

عائد کرنے کا کوئی قانون نہیں تھا، اس لیے 1943-44 سے 1948-49 کے سالوں کے منافع کو "پچھلے چھ سالوں کے دوران پیدا ہونے والا منافع" نہیں مانا جاسکتا، اور اس کے نتیجے میں بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 22(6A)(c) میں بیان کردہ منافع کے طور پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا۔

قرار پایا گیا کہ مذکورہ رقم ایکٹ کے 2(6A)(c) کے معنی کے اندر ڈیویڈنڈ تھی اور ٹیکس کے لیے ذمہ دار تھی۔ ایکٹ کے دفعہ 2 میں دی گئی تعریفیں اس وقت تک لاگو ہوتی ہیں جب تک کہ اس موضوع یا سیاق و سباق میں کوئی ناگوار چیز نہ ہو۔ ایکٹ کے دفعہ 2(11) میں "پچھلے سال" کی تعریف کو "پچھلے چھ سال" کے بیان محاورہ میں شامل کرنا دفعہ 2(6A)(c) میں "ڈیویڈنڈ" کی تعریف کے منافی ہو گا۔ ایکٹ کے دفعہ 2(6A)(c) میں "پچھلے سال" کے بیان محاورہ سے مراد اس سال سے پہلے کے مالی سال تھے جس میں پراسپین ہوا تھا۔

کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام کے سری نواسن اور کے گوپالان، [1953] ایس سی آر 486 کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 433 سال 1957۔

دیوانی متفرقہ کیس نمبر 17 سال 1955 میں جو دھ پور میں راجستھان عدالت عالیہ کے 24 اگست 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

بی ڈی شرما، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ کے لیے اے این کرپال، آرائیج دھبر اور ڈی گپتا

17.1958 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ وینکٹاراما ائر، جسٹس نے دیا۔

وینکٹارام ائر، جسٹس۔ یہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک حوالہ میں راجستھان کی عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اپیل ہے، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔

حقائق، جہاں تک وہ مادی ہیں، یہ ہیں: اپیل کنندہ اس ریاست کارہائشی ہے جو کبھی آزاد ریاست ادے پور تھی۔ اس ریاست میں میواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ نامی ایک کمپنی تھی جو اس ریاست میں نافذ قانون توضیحات کے تحت تصدیق شدہ تھی، اور اپیل کنندہ کے پاس اس کمپنی میں 266 حصص

تھے۔ 18 جنوری 1950 کو کمپنی پر سہ ماہی میں چلی گئی، اور 22 اپریل 1950 کو لیکویڈیٹر نے اثاثوں کا ایک حصہ حصہ داروں میں تقسیم کیا، اور اپیل کنندہ کو اس تقسیم کے تحت 26,000 روپے کی رقم ادا کی گئی۔ یہ عام بنیاد ہے کہ یہ رقم کمپنی کے غیر منقسم منافع کی نمائندگی کرتی ہے جو پر سہ ماہی سے پہلے چھ اکاؤنٹنگ سالوں کے دوران جمع ہوا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریاست ادے پور میں آمدنی پر ٹیکس لگانے کا کوئی قانون نہیں تھا، اور یہ کہ صرف اندین فنانس ایکٹ، 1950 کے تحت ہی ریاست راجستھان کے رہائشی، جس میں ریاست ادے پور ضم ہو گئی تھی، پہلی بار اپنی آمدنی پر ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار بن گئے۔ یہ قانون یکم اپریل 1950 کو نافذ ہوا۔ ہم ان کارروائیوں میں سال 1951-52 کے لیے ٹیکس تخمینہ کاری سے متعلق ہیں، اور یہ کہ، ایکٹ کے دفعہ 3 کے تحت، پچھلے سال کی آمدنی پر ہونا چاہیے، یعنی 1950-51۔ اب موجودہ معاملے میں تنازعہ 22 اپریل 1950 کو لیکویڈیٹر کی طرف سے اپیل گزار کو ادا کی گئی 26,000 روپے کی رقم سے متعلق ہے۔ 3 جولائی 1952 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے، انکم ٹیکس افسر نے قرار دیا کہ یہ قانون کی دفعہ 2(6A)(c) میں بیان کردہ منافع ہے، اور اسے اکاؤنٹ کے سال میں اپیل کنندہ کی قابل ٹیکس آمدنی میں شامل کیا۔ اپیل کنندہ نے یہ حکم اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کو اپیل میں دیا جس نے 12 جنوری 1953 کے اپنے حکم سے تخمینہ کاری کی تصدیق کی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے اپیلٹ ٹریبونل میں مزید اپیل کی گئی، جس نے اسے بھی 10 نومبر 1953 کو خارج کر دیا۔ اپیل کنندہ کی درخواست پر، اپیلٹ ٹریبونل نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے لیے درج ذیل سوال کا حوالہ دیا:

"آیا حقائق پر اور اس معاملے کے حالات میں، 26,000 روپے کی مذکورہ رقم پر انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2(6A)(c) میں اس اصطلاح کے معنی کے اندر منافع کے طور پر ٹیکس لگایا جانا واجب تھا۔

حوالہ ونچو، چیف جسٹس اور جسٹس مودی نے سنا جنہوں نے 24 اگست 1956 کے اپنے فیصلے کے ذریعے اس کا مثبت جواب دیا۔ یہ اس فیصلے کے خلاف ہے کہ موجودہ اپیل کو عدالت عالیہ کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ 2(6A)(c) کے تحت دیے گئے سرٹیفکیٹ پر ترجیح دی گئی ہے۔

اس اپیل میں تعین کا واحد نقطہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ کو 22 اپریل 1950 کو موصول ہونے والی 26,000 روپے کی رقم قانون کی دفعہ 2(6A)(c) میں بیان کردہ منافع ہے یا نہیں۔ یہ تعریف، جیسا کہ یہ متعلقہ تاریخ پر تھی اور جو مادی نہیں ہے اسے چھوڑنا، ان شرائط میں تھی:

"6(A) کے مطابق ڈیویڈنڈ میں شامل:

(a) کسی کمپنی کی طرف سے جمع شدہ منافع کی کوئی تقسیم، چاہے وہ سرمایہ دارانہ ہو یا نہ ہو، اگر اس طرح کی تقسیم میں کمپنی کی طرف سے کمپنی کے اثاثوں کے تمام یا کسی حصے کے حصص یافتگان کو جاری کرنا شامل ہے۔

(c) کمپنی کے پراساپن پر کمپنی کے جمع شدہ منافع میں سے کمپنی کے حصص یافتگان میں کی گئی کوئی تقسیم:

بشرطیکہ صرف اس طرح تقسیم شدہ جمع شدہ منافع جو پراساپن کی تاریخ سے قبل کمپنی کے پچھلے چھ سالوں کے دوران پیدا ہوا تھا اس طرح شامل کیا جائے گا۔

جیسا کہ دفعہ 2(11) میں "پچھلے سال" کی تعریف دی گئی ہے، جو مادی نہیں ہے اسے چھوڑ کر، مندرجہ ذیل ہے:

"پچھلے سال کا مطلب ہے آمدنی، منافع اور منافع کے کسی علیحدہ ذریعہ کے حوالے سے۔

(a) بارہ مہینے جو اگلے سال مارچ کے 31 ویں دن ختم ہوتے ہیں جس سال کے لیے تخمینہ کاری کی جانی ہے۔

ان توضیحات پر، اپیل کنندہ کی دلیل یہ ہے کہ دفعہ 2(6A)(c) کی تعریف کے تحت پراساپن میں جانے کے بعد تقسیم شدہ کمپنی کے اثاثے صرف اس صورت میں ڈیویڈنڈ ہوں گے جب وہ پراساپن کی تاریخ سے پہلے پچھلے چھ سالوں کے دوران جمع ہونے والے منافع کی نمائندگی کریں، اور یہ کہ، موجودہ معاملے میں، اگرچہ تقسیم کی گئی رقوم کمپنی کے جمع شدہ منافع سے نکلی ہیں، وہ منافع کمپنی کے پراساپن کے پچھلے چھ سالوں کے اندر جمع نہیں ہوئے تھے۔ یہ تنازعہ نہیں ہے کہ جو منافع تقسیم کیا گیا تھا وہ 1943-44 سے 1948-49 یعنی پراساپن سے پہلے کے چھ سالوں کے دوران جمع کیا گیا تھا۔ تنازعہ کا موضوع یہ ہے کہ آیا ان سالوں کو ایکٹ کے دفعہ 2(6A)(c) کے ساتھ "پچھلے سال" کہا جاسکتا ہے۔ اپیل کنندہ کا موقف ہے کہ "پچھلے سال" جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2(11) میں بیان کیا گیا ہے اس کا مطلب وہ سال ہے جو تخمینہ کاری کے سال سے پہلے کا ہے، کہ اس کے مطابق جب تخمینہ کاری کا کوئی سال نہیں ہے، تو کوئی پچھلا سال نہیں ہو سکتا، جو ایکٹ کے دفعہ 2(11) میں

"پچھلے سال" کی تعریف کی روشنی میں دفعہ 2(6A)(c) میں "پچھلے چھ سال" کے الفاظ کی تشریح کرتا ہے، سال 1943-44 سے 1948-49 کو پچھلے سال نہیں مانا جاسکتا، کیونکہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ صرف راجستھان ریاست میں نافذ ہوا تھا۔ یکم اپریل 1950، اور اس تاریخ سے پہلے ریاست ادے پور میں آمدنی پر ٹیکس عائد کرنے کا کوئی قانون نہیں تھا، اس لیے تخمینہ کاری کا کوئی سال نہیں تھا، اور اس کے نتیجے میں، اپیل کنندہ کو 22 اپریل 1950 کو موصول ہونے والی 26,000 روپے کی رقم، جیسا کہ دفعہ 2(6A)(c) میں بیان کیا گیا ہے، منافع نہیں ہے۔ مدعا علیہ دلیل جسے انکم ٹیکس حکام اور درج ذیل عدالت میں فاضل ججوں نے قبول کیا ہے وہ یہ ہے کہ "چھ پچھلے سال" کا بیان محاورہ دفعہ 2(6A)(c) میں تکنیکی اور محدود معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا ہے جس میں الفاظ "پچھلے سال" ایکٹ کے دفعہ 2(11) میں استعمال کیے گئے ہیں، اور اس تناظر میں، اس کا مطلب کمپنی کے پرمائین سے پہلے مسلسل چھ اکاؤنٹنگ سال ہے۔ سوال یہ ہے کہ دفعہ 2(6A)(c) کی زبان پر ان دو تشریحات میں سے کون سی تشریح درست ہے۔

اپیل کنندہ کے لیے مسٹر شرما کی دلیل یہ ہے کہ دفعہ 2(11) نے اس معنی کی وضاحت کی ہے جو ایکٹ میں "پچھلے سال" کے بیان محاورہ کو برداشت کرنا ہے، اس معنی کو، تعمیر کے اچھی طرح سے طے شدہ قوانین کے مطابق، ان الفاظ کو دیا جانا چاہیے جہاں کہیں بھی وہ قانون میں پائے جائیں، اور یہی وہ معنی ہے جو دفعہ 2(6A)(c) میں "چھ پچھلے سال" کے الفاظ کو دیا جانا چاہیے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 2 میں دی گئی تعریفیں، جیسا کہ اس میں فراہم کی گئی ہیں، حکومت کرنے کے لیے ہیں "جب تک کہ موضوع یا سیاق و سباق میں کوئی ناگوار چیز نہ ہو"۔ اب، اپیل کنندہ کا دعویٰ ہے کہ الفاظ "جب تک کہ کوئی ناگوار چیز نہ ہو" الفاظ سے کہیں زیادہ زور دار ہیں جیسے کہ "جب تک کہ موضوع یا سیاق و سباق کی دوسری صورت میں ضرورت نہ ہو" اور تشریح کی شق میں تعریف کو موضوع یا سیاق و سباق کے خلاف قرار دیتے ہوئے خارج کرنے سے پہلے، یہ واضح طور پر دکھایا جانا چاہیے کہ اگر اسے اپنایا گیا تو یہ مضحکہ خیز یا بے ضابطہ نتائج کا باعث بنے گا۔ اور ہماری توجہ ان حکام کی طرف مبذول کرائی گئی جن میں تعمیر کے مذکورہ بالا اصول طے کیے گئے ہیں۔ ان فیصلوں کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے کیونکہ قواعد خود تمام تنازعات سے بالاتر ہیں، اور بالآخر فیصلہ کرنے کی بات یہ ہے کہ آیا دفعہ 2(11) میں تعریف کا اطلاق دفعہ 2(6A)(c) کے تناظر میں کیا گیا ہے۔

دفعہ 2(11) کی زبان کی طرف رخ کرتے ہوئے، ہمارے پاس یہ ہے کہ اس میں موجود تعریف کے مطابق، "پچھلا سال" وہ سال ہے جو تخمینہ کاری کے سال سے پچھلا ہے، اور اس کا

مطلب یہ ہے کہ تخمینہ کاری کے دیئے گئے سال میں صرف ایک پچھلا سال ہو سکتا ہے۔ جب دفعہ 2 (6A)(c) پچھلے چھ سالوں کی بات کرتا ہے، تو یہ واضح ہے کہ اس میں "پچھلے سال" کا بیان محاورہ اس لحاظ سے استعمال کیا گیا ہے جو اسے دفعہ 2(11) میں دیا گیا ہے، کیونکہ یہ کسی مخصوص تخمینہ کاری سال کے سلسلے میں پچھلے چھ سالوں کی بات کرنے کے لحاظ سے ایک تضاد ہو گا۔ یہ دلیل دی گئی کہ جنرل کلاز ایکٹ 1897 کی دفعہ 13(2) کے تحت، واحد میں الفاظ کو جمع کے طور پر پڑھا جانا چاہیے، اور اس لیے، دفعہ 2(11) میں "پچھلے سال" کی تعریف کو "پچھلے سال" کے معنی کے طور پر پڑھا جا سکتا ہے۔ لیکن دفعہ 13 صرف تعمیر کا ایک قاعدہ نافذ کرتی ہے جس کا اطلاق "جب تک کہ موضوع یا سیاق و سباق میں کوئی ناگوار چیز نہ ہو"، اور "پچھلے سال" کو "دفعہ 2(11) میں پچھلے سالوں" کے طور پر پڑھنا اس میں نافذ کردہ "پچھلے سال" کی تعریف کو کالعدم قرار دینا ہو گا، اور اس لیے اس طرح کی تعمیر کو سیاق و سباق کے خلاف قرار دیتے ہوئے خارج کیا جانا چاہیے۔ اس کے بعد یہ تجویز پیش کی گئی کہ پچھلے تمام چھ سالوں کو اگلے سال سے پہلے کا سمجھا جاسکتا ہے اگر وہ خود تخمینہ کاری کا سال ہے، اور یہ کہ اس طرح کی تعمیر، اپیل کنندہ دلیل کے مطابق، ایکٹ کے دفعہ 2(11) کی تعریف کو مکمل اثر دے گی۔ لیکن یہ دلیل اس بات کو نظر انداز کرتی ہے کہ اگرچہ تخمینہ کاری کے ایک مخصوص سال کے کئی پچھلے سال ہو سکتے ہیں لیکن اس کے سلسلے میں صرف ایک پچھلا سال ہو سکتا ہے، اور یہ کہ تخمینہ کاری کے ایک سال کے حوالے سے پچھلے چھ سالوں کی بات کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہو گا۔ ہم مطمئن ہیں کہ ایکٹ کے دفعہ 2(11) میں "پچھلے سال" کی تعریف کو "پچھلے چھ سال" کے الفاظ میں شامل کرنا دفعہ 2(6A)(c) میں "ڈیویڈنڈ" کی تعریف کے منافی ہو گا۔

دفعہ 2(6A)(c) پر مبنی پالیسی کا جائزہ بھی اسی نتیجے پر پہنچتا ہے۔ جب کوئی کمپنی منافع کماتی ہے اور انہیں ڈیویڈنڈ کے طور پر تقسیم کرنے کے بجائے انہیں سال بہ سال جمع کرتی ہے اور بعد کی تاریخ میں انہیں حصص داروں میں تقسیم کرتی ہے، تو اس طرح تقسیم کی گئی رقوم دفعہ 2(6A)(a) کے تحت ڈیویڈنڈ ہوں گی، لیکن جب کوئی کمپنی جس نے منافع کو اس طرح جمع کیا ہے وہ ڈیویڈنڈ کا اعلان کرنے سے پہلے پراسپین میں چلی جاتی ہے اور لیکویڈیٹران منافع کو حصص داروں میں تقسیم کرتا ہے، تو یہ ان لینڈ ریونیو کے کمشنرز بنام بریل⁽¹⁾ میں قرار پایا گیا تھا کہ اس طرح کی تقسیم ڈیویڈنڈ نہیں تھی کیونکہ جب ایک بار پراسپین مداخلت کرتی ہے، تو ڈیویڈنڈ کی تقسیم کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا، اور کمپنی کے تمام اثاثے اس کے بعد باقی رہ جاتے ہیں۔ اس کی ذمہ داریوں کی ادائیگی اضافی تھی جو حصص یافتگان کے درمیان سرمائے کے طور پر قابل تقسیم تھی۔ اس بے ضابطگی کو دور کرنے کے

لیے بھارتیہ قانون سازی نے 1927 میں برطانوی پارلیمنٹ کے اسی طرح کے قانون سازی پر عمل کرتے ہوئے 1939 میں دفعہ 2(6A)(c) نافذ کی۔ اس شق کا اثر لیکویڈیٹر کے ذریعہ جمع شدہ منافع کی تقسیم کو کام کرنے والی کمپنی کے ذریعہ اسی طرح کی تقسیم میں ضم کرنا ہے۔ لیکن اس حد کے تابع ہے کہ اگرچہ مؤخر الذکر میں تقسیم شدہ منافع جب بھی جمع ہوئے ہوں گے تو وہ ڈیویڈنڈ ہوں گے، پہلے میں اس طرح کے منافع صرف اس حد تک ڈیویڈنڈ ہوں گے جب وہ پرمساپن سے پہلے چھ سال کے اندر جمع ہونے والے منافع سے نکلے ہوں۔ اب، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سالوں کو پرمساپن سے پہلے چھ سال کا ایک چکر ہونا چاہیے، اور یہی الفاظ "پچھلے سال" سے مراد ہے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ اگر قانون سازی کا یہی ارادہ تھا، تو اس کا اظہار "پرمساپن سے پہلے" کے الفاظ سے کافی حد تک کیا گیا تھا، اور یہ کہ الفاظ "پچھلے سال" بے کار ہوں گے۔ لیکن 66 پچھلے سالوں کے الفاظ کا مطلب کیلنڈر سال ہوتا، جبکہ منافع اور نقصان کے تعین کے لیے کمپنی کے اکاؤنٹنگ سال کیلنڈر سالوں سے مختلف ہو سکتے ہیں، اور "پچھلے سال" کے الفاظ کمپنی کے مالی سال کو ظاہر کرنے کے لیے زیادہ مناسب ہوں گے۔ اب، یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب کوئی کمپنی پرمساپن میں اپنے موجودہ منافع کو تقسیم کرتی ہے، تو وہ بھی منافع نہیں ہو گا جیسا کہ بریل کے معاملے (1) میں رکھا گیا ہے، اور اس حد تک قانون کو دفعہ 2(6A)(c) سے اچھوتا چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور اس کے مطابق عدالت عالیہ کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ پرمساپن میں کسی کمپنی کے موجودہ منافع جو حصص یافتگان میں تقسیم کیے جاتے ہیں وہ دفعہ 2(6A)(c) بذریعہ اپادو چیٹیاری بنام کمشنر آف انکم ٹیکس (2) اور گردھر داس اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس (3) کے ساتھ ڈیویڈنڈ نہیں ہیں۔ لہذا، جمع شدہ منافع جو دفعہ 2(6A)(c) میں پکڑے جانے کی کوشش کی جاتی ہے وہ اس سال سے پہلے کے مالی سالوں میں جمع ہونے والے منافع ہوں گے جس میں پرمساپن ہوتا ہے، اور یہی وہ ہے جس کا اظہار دفعہ 2(6A)(c) میں "پچھلے سال" کے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ موجودہ معاملے میں، جیسا کہ کمپنی 18 جنوری 1950 کو پرمساپن میں گئی تھی، موجودہ سال کو چھوڑ کر جو یکم اپریل 1949 کو شروع ہوا تھا، پچھلے چھ سال 1943-44 سے 1948-49 کے سال ہوں گے۔

اب تک ہم نے دفعہ 2(6A)(c) کی زبان اور اس میں شامل پالیسی کے سوال پر غور کیا ہے۔ مدعا علیہ کی جانب سے، بعض حکام کو اس کی اس دلیل کی حمایت کرنے کے لیے حوالہ دیا گیا کہ دفعہ 2(6A)(c) میں "پچھلے سال" کے بیان محاورہ کی تشریح اس معنی میں نہیں کی جانی چاہیے جس میں دفعہ 2(11) میں "پچھلے سال" کے بیان محاورہ کی تعریف کی گئی ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا

حوالہ دینا کافی ہے، اور یہ انکم ٹیکس کمشنر، مدراس بنام کے سری نواسن اور کے گوپالان (1) میں اس عدالت کا فیصلہ ہے۔ وہاں، فیصلے کا نقطہ ایکٹ کے دفعہ 25، ذیلی دفعہ (3) اور (4) میں "پچھلے سال کے اختتام" کے الفاظ پر رکھی جانے والی تشریح کے بارے میں تھا جو کسی کاروبار کو بند کرنے یا جانشینی سے متعلق ہے، اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ ان توضیحات "پچھلے سال" کے بیان محاورہ کا مطلب ایک اکاؤنٹنگ سال ہے جو بند ہونے یا جانشینی کی تاریخ سے فوراً پہلے ختم ہوتا ہے۔ یہ فیصلہ خود موجودہ بحث سے متعلق نہیں ہے، لیکن اس میں کچھ مشاہدات پر انحصار کیا جاتا ہے جو اس وقت زیر غور نقطہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ عدالت کا فیصلہ سناتے ہوئے جسٹس مہاجن نے مشاہدہ کیا:

"پچھلے سال" کے اظہار کا کافی حد تک مطلب ایک اکاؤنٹنگ سال ہے جو بارہ ماہ کی مکمل مدت پر مشتمل ہوتا ہے اور عام طور پر تخمینہ کاری کے مالی سال سے پہلے کے مالی سال سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب ایک اکاؤنٹنگ سال بھی ہے جو بارہ ماہ کی مکمل مدت پر مشتمل ہوتا ہے جسے مشخص الیہ اپنے کھاتوں کو برقرار رکھنے کے لیے اپناتا ہے لیکن مالی سال اور اس سے پہلے کے مالی سال سے مختلف ہوتا ہے۔ ایکٹ کے دفعات کو چارج کرنے کے مقاصد کے لیے جب تک کہ اس کے لیے دوسری صورت میں فراہم نہ کیا جائے، اسے فوری طور پر اس کے بعد آنے والے تخمینہ کاری کے سال سے منسلک کیا جاتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ تمام معاملات میں تخمینہ کاری کے سال سے منسلک ہو اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ 'پچھلے سال' کے بیان محاورہ کا کوئی مطلب نہیں ہے جب تک کہ اسے کسی مالی سال کے سلسلے میں استعمال نہ کیا جائے۔ کسی خاص تناظر میں اس کا مطلب ایک مکمل اکاؤنٹنگ سال ہو سکتا ہے جو کسی ہنگامی صورت حال سے فوراً پہلے ہو۔"

نچلی عدالت کے فاضل ججوں نے ان مشاہدات پر انحصار کیا ہے، اور بالکل درست طور پر، ان کے اس نتیجے کی تائید کرتے ہوئے کہ 2(6A)(c) میں لفظ "پچھلے چھ سال" کا مطلب کسی کمپنی کے تحلیل ہونے کی تاریخ سے پہلے کے صرف چھ اکاؤنٹنگ سال ہیں۔

اپیل کنندہ نے ایک اور دلیل اٹھانے کی کوشش کی، اور وہ یہ ہے کہ بھارتیہ کمپنیز ایکٹ ادے پور کے علاقے میں یکم اپریل 1951 کو صرف حصہ B اسٹیٹس لاء ایکٹ (تیسرا سال 1951) کی طاقت سے نافذ ہوا، کہ متعلقہ مدت کے دوران میواڑ انڈسٹریز لمیٹڈ ایک کمپنی نہیں تھی جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2(5A) میں بیان کیا گیا ہے، اور اس لیے اس کمپنی کے ذریعے 22 اپریل 1950 کو کیے گئے اثاثوں کی تقسیم کو دفعہ 2(6A)(c) میں بیان کردہ منافع نہیں مانا جاسکتا۔ لیکن یہ کوئی ایسا سوال

نہیں ہے جسے ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت عدالت عالیہ کی رائے کے لیے بھیجا گیا ہو اور نہ ہی اس پر ٹریبونل کے ذریعے کارروائی کی جاتی ہے اور اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اس کے حکم سے پیدا ہوتا ہے۔ مزید برآں، آیا میواژ انڈسٹریز لمیٹڈ ایک کمپنی ہے جیسا کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے، یہ خود ایک سوال ہے جس پر فریقین تنازعہ میں ہیں۔ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت "کمپنی" کی تعریف میں وقتاً فوقتاً کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں، اور متعلقہ تاریخ پر یہ اس طرح تھی:

"(6)2' کمپنی کا مطلب ہے

(i) کوئی بھارتیہ کمپنی یا

(ii) کوئی بھی انجمن، چاہے وہ شامل ہو یا نہ ہو اور چاہے ہندوستانی ہو یا غیر ہندوستانی، جو 31 مارچ، 1948 کو ختم ہونے والے سال کے لئے تشخیص کے لئے ایک کمپنی کے طور پر تشخیص کے قابل تھی یا جسے سینٹرل بورڈ آف ریونیو کے عام یا خصوصی حکم کے ذریعہ اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے ایک کمپنی قرار دیا گیا ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ میواژ انڈسٹریز لمیٹڈ ایک ایسی انجمن تھی جس کا 31 مارچ 1948 کو ختم ہونے والے سال کے لیے ایک کمپنی کے طور پر جائزہ لیا گیا تھا، اور یہ کہ درحقیقت اس کا جائزہ لیا گیا تھا؛ لیکن اپیل کنندہ اس سے اختلاف کرتا ہے۔ چونکہ نقطہ حقیقت کے متنازعہ سوال پر بدل جاتا ہے، اس مرحلے پر اسے اٹھانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

نتیجے میں، ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ کو 22 اپریل 1950 کو موصول ہونے والی 26,000 روپے کی رقم، قانون کی دفعہ 2(6A)(c) میں بیان کردہ منافع تھی اور ٹیکس کے لیے قابل وصول ہے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے، اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔